بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بدھ۔ جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۶ر جمادی الاول ۱۳۸۸ھ ۔ ۲ر ظہور ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲ر اگست ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۷۳

۱۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے

ربوہ یکم ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کل ۳۱ر ماہ وفا (جولائی) بروز بدھ پونے دس بجے صبح کچھ عرصہ کے لئے بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی تشریف لے گئے۔ اہلِ ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر حاضر ہو کر اپنے آقا کو نہایت پُر خلوص طور پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ گاڑی میں سوار ہونے سے قبل حضور نے ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد جب حضور ریل گاڑی میں سوار ہوئے تو اسٹیشن کی فضا اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھی گاڑی روانہ ہونے تک فضا ان پُرجوش اسلامی نعروں سے گونجتی رہی۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور اور دیگر ہمراہیوں کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ حضور بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں خیر و عافیت سے وہاں رہیں اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین

خطبہ جمعہ

دوست دعا کریں کہ شافی خدا اپنے فضل سے مجھے کامل شفا عطا فرمائے (آمین)

فضل عمر فاؤنڈیشن کا تیسرا سال شروع ہو چکا ہے اس سال کے اندر سب وعدوں کی ادائیگی ضرور ہو جانی چاہیئے

بیرونی ممالک کی جماعتوں کی نسبتاً زیادہ رقم قابلِ وصول ہے عہدہ داروں کو اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ر ماہ وفا بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک تو میں آج

اپنی صحت کے لئے دعا کی تحریک

کرنا چاہتا ہوں ۔ مئی میں مجھے نقرس کا بڑا شدید حملہ ہوا۔ نقرس سے اور پھر جو ادویہ اس بیماری میں استعمال کروائی جاتی ہیں ان کی وجہ سے گردوں پر اثر پڑتا ہے اور ابھی میں پوری طرح صحت مند نہیں ہوا تھا کہ گرمی لگنے (جسے انگریزی میں ہیٹ سٹروک کہتے ہیں یا اردو میں لُو لگنا بھی کہتے ہیں) کی وجہ سے بڑی شدید تکلیف مجھے اٹھانی پڑی اور اُس کا اثر بھی گردوں پہ ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گردوں کے نظام میں خلل واقع ہو گیا اور اس تکلیف سے ابھی تک پوری طرح نجات حاصل نہیں ہوئی۔

اس عرصہ میں بیماری کی وجہ سے قریباً ۳۰ پونڈ سے زیادہ وزن میرا کم ہوا۔ یعنی پندرہ سیر جسم بیماری کے اثر کی وجہ سے گھُل گیا اور مجھے یہ محسوس ہوتا تھا کہ روزانہ میرا وزن کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ میں نے لاہور سے تولنے والی مشین منگوائی اور روزانہ اپنا وزن لینا شروع کیا۔ کوئی چھ سات دن ہوئے ایک دن ایسا آیا کہ میرا وزن اپنی جگہ ٹھہر گیا گرا نہیں۔ اب اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کافی دور ہو گئی ہے۔

قارورے کا جب ٹیسٹ کروایا تو اس میں قریباً ساری ہی

گردوں کی بیماری کی علامات

تھیں۔ خون کے ذرے بھی تھے۔ پس (pus) کے ذرے بھی تھے۔ البومن (Albumin) بھی تھی۔ بہت زیادہ ایسیڈیٹی (Acidity) بھی تھی شوگر (Sugar) بھی تھی اور خون میں بھی شکر بہت زیادہ تھی۔ یعنی ۲۰ اُنارمل ہے اور میرے خون میں شکر ۲۸۵ تھی۔ لیکن میری طبیعت پر یہ اثر تھا کہ یہ ذیابطیس کی بیماری نہیں بلکہ دوسری

بیماریوں کی وجہ سے

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

گردے ٹھیک کام نہیں کر رہے۔ جب یہ ٹھیک کام کرنے لگ جائیں گے تو ساری چیزیں اپنے معمول پر آجائیں گی۔ اور میں دعائیں بھی یہی کرتا رہا ہوں کہ اے خدا تو مجھے ان بیماریوں سے محفوظ رکھ۔ وقتی بیماریاں تو انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ لیکن جب مستقل بیماری کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ذیابطیس کی ہو یا کوئی اور، وہ زیادہ تکلیف دیتی ہے۔

تکلیف تو اللہ تعالےٰ کی راہ میں برداشت کی جا سکتی ہے اور کی جاتی ہے۔ لیکن بہرحال

اس کا اثر کام پر پڑتا ہے

اور کچھ کام ایسے ہیں جو روزانہ مجھے کرنے پڑتے ہیں۔ وہ دن بھی بیماری کی وجہ کام نہ کر سکوں۔ تو طبیعت پر بہت زیادہ بوجھ ہو جاتا ہے اور جسم پر بھی بوجھ ہوتا ہے کیونکہ وہ کام جو میں نے کرنا ہے۔ وہ میں نے ہی کرنا ہے کوئی اور تو نہیں کر سکتا۔ مثلاً جب مجھے گاؤٹ (GOUT) یعنی نقرس کا حملہ ہوا۔ تو میں دو راتیں سو نہ سکا۔ شدید درد تھی تیسرے دن صبح میری نظر پڑی، میرے سرہانے تو ڈاک کے انبار پڑے ہوئے تھے۔ میں نے سوچا کہ اگر دو دن اور گزر گئے۔ تو

بڑی مشکل پڑ جائے گی

چنانچہ اسی بیماری ہی میں میں نے صبح کام کرنا شروع کیا۔ میں چارپائی پر ہی کام کرتا رہا اور رات کے ایک بجے تک کام کرتا رہا۔ اللہ تعالےٰ نے فضل کیا کہ کام ختم ہو گیا لیکن جسم پر کام کی وجہ سے (خصوصاً بیماری کے ایام میں) جو اثر پڑتا ہے وہ تو پڑتا ہی ہے۔

اللہ تعالےٰ جو بڑا ہی فضل کرنے والا ہے، جو اپنے عاجز بندوں پر بڑا ہی رحم کرنے والا ہے اس نے میری دعاؤں کو سنا اور تین دن کے اندر بغیر کسی دوائی کے

$\frac{1}{3}$ بیماری دور ہوگئی

صرف $\frac{2}{3}$ رہ گئی ہے۔ بلڈ اور شوگر لیول (BLOOD & SUGAR LEVEL) بھی بیماری والے حصہ میں دو تہائی رہ گیا ہے۔ یعنی ایک تہائی کا آرام آگیا ہے اور قارورے میں بھی $\frac{2}{3}$ رہ گیا ہے اور $\frac{1}{3}$ آرام آگیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ، اللہ تعالےٰ آپ کی اور میری دعاؤں کو سنے گا اور صحت دے گا۔ میرا ارادہ کراچی جانے کا ہے۔ وہاں میں نے ڈاکٹروں سے بھی مشورہ کرنا ہے

پانچ چھ سال ہوئے

مجھ پر بڑی شدید قولنج کی بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ اس طرح کہ انتڑی بند ہو گئی تھی۔ غالباً اس میں کوئی بل پڑ گیا تھا یا پتہ نہیں اور کیا بات ہوئی تھی۔ اس میں سے نہ ہوا گزرتی تھی نہ فضلہ اور جسم میں زہر جمع ہونے شروع ہو گئے اور پیٹ پھولنا شروع ہوا۔ آخر ہمارے ڈاکٹر مسعود صاحب یہاں آئے اور انہوں نے کہا لاہور جا کر فوراً اپریشن کروانا چاہیئے۔ چنانچہ لاہور کی تیاری ہوگئی۔ لیکن لاہور کے راستہ میں ہی

انتڑی کا راستہ کھل گیا (اللہ تعالےٰ اس طرح بھی فضل کرتا ہے) اور جب ہم وہاں پہنچے تو اپریشن کی ضرورت نہیں پڑی۔ اس وقت جب ٹیسٹ کروائے تو خون میں بھی شکر تھی اور قارورہ میں بھی شکر تھی۔ وہاں ایک غیر ملکی ڈاکٹر ہیں انہوں نے مجھے کہا۔ کہ اگر

کسی سخت بیماری کا حملہ

ہو تو بعض دفعہ جسم کے دوسرے نظام (جو اللہ تعالےٰ نے بیسیوں بلکہ بے شمار جسم کی حفاظت کے لئے بنائے ہیں۔ ایک یا زائد نظام) متاثر ہوتے ہیں حقیقی بیماری نہیں ہوتی بلکہ کسی اور بیماری کا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے ذیابطیس کی دوائی بالکل نہ کھانا۔ کیونکہ پھر وہم ہو جائے گا اور جسم کو دوا کی عادت پڑ جائے گی۔ کئی مہینے تک کھانے کا پرہیز کرو۔ پھر دیکھو کیا اثر ہوتا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ قریباً دو مہینے کے پرہیز کے بعد خود بخود بغیر کسی دوائی کے گردوں نے اپنے معمول کے مطابق کام کرنا شروع کر دیا اور ساری بیماری جاتی رہی۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اب بھی اللہ تعالےٰ ایسا فضل کرے گا کہ بغیر کسی علاج کے خود بخود ہی آرام آجائے گا۔ کیونکہ

وہی شافیٔ مطلق ہے

دوائی تو ایک تدبیر ہے اور تدبیر ہمیں کرنی پڑتی ہے۔ کوئی نہ کوئی بہانہ ہوتا ہے۔ مثلاً جب میرے جیسا ذہن سوچتا ہے کہ دوائی نہیں کھانی تو چونکہ عام طور پر ایلوپیتھک علاج رائج ہے۔ اس لئے میں سوچتا ہوں کہ اچھا میں ایلوپیتھک دوائیں استعمال نہیں کروں گا اور جب سوچتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے

تدبیر کرنے کا حکم

بھی دیا ہے تو پھر سوچتا ہوں کہ اچھا ہومیو پیتھک دوائیں میں استعمال کروں گا۔ جو بعض کے نزدیک تو صرف پانی ہی ہوتی ہیں۔ اس طرح تدبیر بھی ہو جاتی ہے۔ ہومیو پیتھک طرز علاج بھی اللہ تعالےٰ نے ہی سکھایا ہے۔ وہ بعض دفعہ مٹی کی ایک چٹکی میں بھی شفا رکھ دیتا ہے۔ وہ کاغذ کی ایک گولی میں بھی شفا رکھ دیتا ہے۔

میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا

کہ ایک دفعہ قادیان میں ایک شخص کو شدید پیٹ درد ہوا۔ رات کے دو بجے تھے۔ وہ گو جوان آدمی تھا لیکن درد اتنا شدید تھا کہ اس نے سارا محلہ سر پر اٹھا لیا۔ سب لوگ جاگ پڑے اور یہ خیال کر کے کہ پتہ نہیں کیا بات ہے۔ اس شخص کے مکان کی طرف دوڑے وہاں جا کر دیکھا کہ وہ شخص درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہے۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب رضؓ کے مکان کے قریب ہی اس شخص کی رہائش تھی آپ بھی وہاں پہنچے۔ وہاں اسے تڑپتے دیکھا تو ایک آدمی کو دوڑایا کہ ڈاکٹر کو لے آؤ۔ اور اپنی جیب میں سے ایک کاغذ نکالا اس کا

ایک چھوٹا سا ٹکڑا لیا اور اس کو اچھی طرح بل دے کر ایک گولی بنائی پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس شخص کو کہا منہ کھولو میں خود دوائی منہ میں ڈالوں گا۔ کیونکہ آپ اس کے ہاتھ میں کاغذ کا ٹکڑا پکڑا نہیں سکتے تھے۔ آپ نے دعا کی اور اس شخص کو کاغذ کی گولی کھلا دی اور پانچ منٹ کے اندر قبل اس کے کہ ڈاکٹر آئے اس کو آرام آگیا۔ اور اس کی چیخیں بند ہوگئیں۔ اب دیکھو کاغذ کے اس ٹکڑے میں شفا نہیں تھی۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کی قدرت

جب اس کی صفت شفا کو حرکت میں لاتی ہے اور اس کی یہ صفت جلوہ دکھاتی ہے۔ تو یہ جلوہ جس چیز پر پڑتا ہے۔ وہ کاغذ کا ٹکڑا ہو یا مٹی کی چٹکی ہو یا کوئی بہترین دوا ہو (اس جلوہ کے لئے وہ سب ایک جیسی ہیں) ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ شفا دے دیتا ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے ماہر ڈاکٹر علاج کرتے ہیں۔ اور بہترین مہنگی دوائیں دیتے ہیں۔ لیکن بیماری میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ غرض بعض دفعہ اللہ تعالیٰ یہ جلوہ بھی دکھاتا ہے۔ دراصل ساری باتیں انسان کو اس لئے دکھائی جاتی ہیں کہ وہ اس یقین پر پختگی سے قائم ہو جائے کہ

اصل شافی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

دوائیں نہیں۔

غرض میں نے ہومیو پیتھی کی بعض دوائیں کھائیں اور ایک دوا جدوار ہے۔ وہ بھی گردوں کے لئے بڑی اچھی ہے۔ جسم کی تمام غدودوں کو بھی وہ فائدہ دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہامی نسخہ ہے، وہ بھی میں کھاتا رہا ہوں۔ لیکن یہ چیزیں بھی بڑے لمبے استعمال کے بعد ہی اثر کرتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ دو دن کے بعد ٹیسٹ ہوئے (خون کے بھی اور قارورہ کے بھی)، تو معلوم ہوا کہ بیماری قریباً ایک تہائی دور ہو چکی ہے۔

دوست دعا کریں

میں بھی دعاؤں میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور کامل شفا عطا کرے اور پوری ہمت دے۔ کیونکہ جو کام جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے وہ بڑا اہم ہے۔ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ دنیا کے لحاظ سے ہم یتیم ہیں (جماعتی لحاظ سے دنیا ہمیں یتیم ہی سمجھتی ہے۔) ہم بے کس ہیں، غریب ہیں، ہمارے پاس کوئی پیسہ نہیں اور سپرد کر دیا اللہ تعالیٰ نے یہ کام کہ

ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرو۔

اس کے لئے اتنی مالی قربانیاں دو۔ جتنی قربانیاں دینے کی تمہیں توفیق ہے۔ اور ہماری جماعت دنیا کی آبادی کے لحاظ سے مختصر سی جماعت ہے اور اتنا اہم کام اس کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور پھر ساری جماعت کی ذمہ واری اللہ تعالیٰ نے ایک شخص یعنی خلیفۂ وقت کے کندھوں پر ڈال دی ہے یہ کندھے بڑے کمزور ہیں۔ لیکن ایک چیز (جو بڑی چیز ہے) سہارا دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس پاک ذات نے یہ ذمہ واریاں ڈالی ہیں وہ تمام قدرتوں کا مالک ہے، وہ تمام طاقتیں رکھنے والی ہے جب اس نے کہا ہے کہ میں تمہارے ذریعہ سے یہ "ناممکن" ممکن بنا دوں گا تو یہ ناممکن ممکن ضرور بن جائے گا۔ کوئی دنیوی طاقت اس کے راستہ میں روک پیدا نہیں کر سکتی۔ پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا دے۔

115

ایک اور بات

بتا دوں۔ قرآن کریم نے ایک جگہ فرمایا ہے۔

اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ

ہر قسم کی بیماریاں جب آتی ہیں تو پھر آدمی کو علیٰ وجہ البصیرت اس آیت کے معنی معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً میں نے آرام سے کہہ دیا ہے کہ مجھے گرمی لگی۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے گرمی کیوں لگی۔ آدمی خود بیمار ہوتا ہے۔ بے احتیاطی کے نتیجہ میں یا غلط فیصلہ کر کے۔ اس دن بڑی سخت لو چل رہی تھی۔ ملاقات کے لئے دوست بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا مجھے

نفس کی قربانی

دینی چاہیئے اور ان سے مل لینا چاہیئے۔ چنانچہ میں سوا دس بجے سے کوئی ایک بجے (بعد دوپہر) تک اوپر جہاں میں عام طور پر ملاقات کیا کرتا ہوں بیٹھا رہا اور جب وہاں سے اٹھا تو میرا سر پکڑا ہوا تھا اور مجھے پتہ لگ گیا تھا کہ میں غلطی کر بیٹھا ہوں اور اب اس کو بھگتنا پڑے گا تو مَرِضْتُ انسان خود بیمار ہوتا رہتا ہے، اور خدا تعالیٰ فَهُوَ يَشْفِيْنِ کے جلوے بھی دکھاتا رہتا ہے۔ پس دوست دعا کریں کہ شافی خدا اپنی قدرتوں اور رحمتوں کے نتیجہ میں اپنے شافی ہونے کی صفت کے جلوے دکھائے۔ اور آپ کو بھی اور مجھے بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے اور صحت دے۔

دوسری بات

فضل عمر فاؤنڈیشن کے نام سے

جو تحریک آج سے قریباً دو سال پہلے جاری کی گئی تھی۔ اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دو سال گزر چکے ہیں اور ایک سال باقی رہتا ہے۔ ہم نے باہمی مشورہ کے بعد فیصلہ کیا تھا کہ جو دوست اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں اگر وہ چاہیں تو اپنے وعدے کو تین حصوں میں تقسیم کر کے تین سالوں میں ادا کر دیں یعنی ایک تہائی ہر سال میں)

اس وقت جو دو سال کی آمد ہے وہ دو تہائی سے کم ہے۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان کی جماعتوں نے (یا ان میں سے اکثر نے) اپنے وعدہ کے مطابق دو تہائی یا بعض نے اس سے بھی زیادہ ادا کر دیا ہے اور اپنے وعدوں کو پورا کر لیا ہے لیکن

جو جماعتیں بیرونِ پاکستان کی ہیں

ان کے ذمہ دار آدمیوں نے جن میں ہمارے مبلغ اور وہاں کے عہدیدار شامل ہیں "ڈکٹیٹر" کی نصیحت پر عمل نہیں کیا کیونکہ جو خطوط وہاں سے آتے ہیں اور جو حالات ہمیں معلوم ہیں وہ لوگ کسی طرح بھی پاکستان کی جماعتوں سے اپنے اخلاص میں کم نہیں بلکہ وہ ہمارے شانہ بشانہ قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس تحریک میں اگر وہ پیچھے رہ گئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو یاددہانی نہیں کرائی گئی۔ ذمہ دار عہدیدار یا مبلغ جو بیرونی ملک میں کام کر رہے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ دوستوں کو اس طرف متوجہ کریں۔ پاکستان میں جن دوستوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدے کئے ہوئے ہیں ان کو بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ تیسرا سال شروع ہو گیا ہے اور اس تحریک میں چوتھا سال نہیں ہو گا یعنی جب تین سال ختم ہو جائیں گے تو اس کے بھی کھاتے بند کر دئے جائیں گے۔ یہ اعلان میں آج موجود حالات کے مطابق بڑی سوچ کے بعد کر رہا ہوں۔ میں چوتھے سال کی اجازت نہیں دینا چاہتا۔

تیسرے سال میں سارے وعدوں کی ادائیگی ہو جانی چاہیئے

استثنائی صورت تو ہوتی ہے۔ بعض کے حالات اچانک خراب ہو جاتے ہیں لیکن دل میں شوق اور ولولہ اور جذبہ اسی طرح قائم ہوتا ہے۔ ایسا آدمی اگر آ کر ہمیں کہے کہ اس سال (تیسرے سال) میرے حالات ایسے ہو گئے ہیں مجھے کچھ اور مہلت دی جائے تو ایسے دوستوں کو تو مہلت دینا مناسب ہے اور ان کا حق ہے کہ ان کو مہلت دی جائے لیکن فضل عمر فاؤنڈیشن کے سلسلے میں عام قاعدہ اور دستور یہ ہو گا کہ تیسرا سال اس کا آخری سال ہے اور ساری وصولی اسی کے اندر ہو جانی چاہیئے اور مرکزی کارکنوں اور جماعتوں کے کارکنوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ سال وصولیوں کا ہے وعدوں کا نہیں۔ اگر کوئی چاہتا ہے تو وہ وعدہ کرے اور تین سال کا چندہ اکٹھا دینے کا وعدہ کرے۔ وہ اتنا ہی وعدہ کرے جو وہ تیسرے سال میں پورے کا پورا ادا کر سکے۔ اس کو ہم آگے نہیں چلائیں گے۔ غرض

اس چندہ کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے

ویسے تو اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے قربانی کی بڑی توفیق عطا کی ہے۔ کتنی مالی قربانیاں ہیں جو مختلف شکلوں میں جماعت کو دینی پڑتی ہیں۔ پھر یہ تجویز ہوئی، سب نے مشورہ کیا، ایک جذبہ پیدا ہوا اور اسی تعلق کی وجہ سے ہوا جو جماعت کے افراد کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور پہلے خیال تھا کہ ۲۵ لاکھ روپیہ تک چندہ اکٹھا کیا جائے لیکن اس وقت تک ساڑھے سینتیس لاکھ کے وعدے ہو چکے ہیں اور وصولی بھی پونے بائیس لاکھ کے قریب ہو چکی ہے۔ پس یہ بات صحیح ہے کہ مخلصین بڑی قربانی دیتے ہیں لیکن جنہوں نے یہ چندہ ابھی تک ادا نہیں کیا ہمارا فرض ہے کہ ان کے متعلق بھی ہم حسن ظنی سے کام لیں کہ ان کے چندہ کی عدم ادائیگی اخلاص کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض جائز حالات یا بعض بے احتیاطیوں اور عدم توجہ کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ اپنے اخلاص کو جھنجوڑیں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں اور اس تیسرے اور آخری سال

اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائیں

پتہ نہیں کہ آئندہ کیا حالات ہونے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کس رنگ میں اور کس شکل میں ہم سے قربانیاں لینی ہیں۔ ایک کام جو ہم نے شروع کیا ہے اس کے اتنے حصہ کو ہمیں جلد سے جلد بند کر دینا چاہیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ مزید قربانیوں کی راہیں ہمارے لئے کھول دے گا اور مزید قرب اور رحمت کے دروازے ہمارے لئے کھول دے گا۔ ہم سے وہ ایک پیسہ لیتا ہے تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس پیسہ کے مقابلہ میں چونکہ وہ ہمیں ہزار پیسے دے دیتا ہے اسی لئے ہم خوش ہیں۔ کیونکہ جب ہم یہ پیسہ اس کی راہ میں پیش کرتے ہیں تو ہمارا نفس ہمیں کہتا ہے کہ ہمیں دُنیا کے اموال سے محبت نہیں ہے۔ جب دُنیا کا مال ہمیں احسان کے طور پر واپس ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا یہ احسان دیکھ کر ہم خوش بھی ہوتے ہیں اور اس کی حمد بھی کرتے ہیں لیکن ہمارے دل میں دُنیا کی محبت اسی طرح ٹھنڈی رہتی ہے جس طرح پیسہ دیتے وقت ٹھنڈی تھی۔ لیکن جب ہم یہ پیسہ دیتے ہیں تو دُنیا کے اموال دینے کے علاوہ وہ ہم سے اتنا پیار کرنے لگ جاتا ہے کہ اس کے ایک ایک احسان اور پیار اور محبت کے جلوہ کے بعد انسان کے نفس کا کچھ باقی نہیں رہتا وہ فنا ہو جاتا ہے۔

وہ اتنا پیار کرنے والا ہے

اور یہی پیار ہے جو ہماری زندگی ہے۔ یہی پیار ہے جو ہماری بقاء ہے۔ ہماری جنت ہے۔ اور یہ چیز جب ہمیں مل جاتی ہے تو پیسہ کیا وہ اگر ہم سے سب کچھ لے لے اور ہمیں اپنی محبت دے دے تو ہم خوش ہیں۔ پس اپنے وعدے جلد ادا کریں ممکن ہے کہ کوئی اَور اہم تحریکات فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندوں کے بند ہونے کا انتظار کر رہی ہوں اور اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ ہو کہ بات تو ضروری ہے لیکن ایک سال ان لوگوں کو انتظار کروا لینا چاہیئے کہ کہیں ان پر زیادہ بوجھ نہ پڑ جائے۔ اس لئے آپ جلدی جلدی چندے ادا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رحمت کے نئے دروازے کھلنے کے امکان آپ کے لئے پیدا ہو جائیں۔ اور خدا کرے کہ نئے نئے دروازے رحمت کے ہم پر کھلتے رہیں۔

اس وقت

قریباً چودہ پندرہ لاکھ روپیہ قابلِ وصول ہے

اور نسبت کے لحاظ سے غیر ممالک میں زیادہ نسبت قابلِ وصول کی ہے اور کم نسبت وصول شدہ کی ہے۔ ہمارے پاکستان کے لحاظ سے زیادہ نسبت وصول شدہ کی ہے اور کم نسبت قابلِ وصول کی ہے۔ بہر حال جو بھی نسبت ہو ہم نے بحیثیت جماعت اور ہم میں سے ہر ایک نے بحیثیت فرد اپنے وعدوں کو پورا کرنا ہے اور اس کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے

۱۱۱

اللہ تعالیٰ ہم پر فضل کرے۔

ایک مضمون

مَیں نے شروع کیا ہؤا تھا اب وہ شاید کراچی جا کر ختم ہوگا۔ خدا کی جو مرضی ہو۔ اس میں بڑا لطف آتا ہے۔ ایک لمبا سا مضمون ذہن میں آگیا کلاس (فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس) میں مَیں نے اُسے شروع کیا تھا اور اس کے دو حصّے تھے۔ ایک حصہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بعض لوگوں کے متعلق سوٓء کا حکم جاری ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے جب ارادہ کا لفظ بولا جائے تو لغوی لحاظ سے اس کے معنی حکم ہی کے ہوتے ہیں اور جب کسی گروہ کے متعلق سوٓء کا حکم جاری ہوتا ہے تو پھر کوئی طاقت اس کو خدا کے غضب اور اس کی رحمت سے محرومی سے بچا نہیں سکتی۔ ایک اور گروہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ ان پر مَیں اپنی رحمت کی بارش برساؤں گا، ان کو اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھوں گا، ان کے لئے مَیں اپنی رحمت کے دروازے کھولوں گا، ان کو مَیں اپنی رحمت کی جنتوں میں داخل کروں گا۔ جب اس کا کسی فرد یا گروہ کے متعلق یہ فیصلہ ہو جائے تو چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا امیر، صاحبِ اقتدار ہو یا نہ ہو، ؟ اس شخص یا جماعت کے لئے خدا تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق

رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں

دُکھ اور عذاب کا فیصلہ جب کسی قوم کے متعلق ہوتا ہے تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہ فرماتا ہے کہ خدا ذرا بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہی فرماتا ہے کہ وہ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے، کوئی بُرائی اس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی، کوئی نقص اس میں پایا نہیں جا سکتا، وہ ہر لحاظ سے ایک کامل اور مکمل ذات ہے۔ پس جب اس نے یہ کہا کہ جب مَیں کسی قوم کے متعلق سُوء کا فیصلہ کرتا ہوں تو میرے غضب سے کوئی طاقت انہیں بچا نہیں سکتی تو ساتھ ہی ہم اپنے پیارے رب سے یہ توقع اور امید رکھتے ہیں کہ وہ ہم پر ان راہوں کی نشان دہی بھی کرے گا جن راہوں پر چل کر اللہ تعالیٰ سے انسان دُور ہو جاتا ہے اور اس کے قہر اور غضب کا نشانہ بنتا ہے۔

قرآن کریم میں

گو بہت سے مقامات پر ان کا ذکر موجود ہے لیکن سورۂ احزاب کو ہی جب مَیں نے اس زاویہ سے دیکھا تو بہت سی باتیں مجھے وہاں نظر آئیں جن میں سے گیارہ باتیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا اور انسان اس کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کے حق میں یا اس جماعت کے حق میں سُوء کا فیصلہ کیا جاتا ہے یعنی دُکھ اور عذاب اور رحمت سے محرومی کا، ان کا ذکر مَیں کلاس کے سامنے کر چکا ہوں۔ اور میرا خیال تھا کہ مَیں آج کا خطبہ دوسرے حصہ پر دوں گا اور اختصار کے ساتھ مضمون کو ختم کر دوں گا پھر اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھوں گا کہ وہ جماعت کی تعلیم اور تربیت کے لئے اور ضروری مضامین خود دکھا دیگا۔

علم بھی انسان خدا سے ہی حاصل کرتا ہے

اس کی توفیق کے بغیر علم بھی نہیں ملتا۔ پھر اس کے علم کے تعلق میں بیان کی جو توفیق ملتی ہے وہ بھی اس کے فضل سے ملتی ہے۔ لیکن ایک تو مَیں نے اپنی صحت کے لئے دعا کی تحریک کرنی تھی اور دوسرے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا بڑا ضروری مسئلہ تھا۔ اسے مسئلہ ہی کہنا چاہیئے کیونکہ بعض ان دوستوں کے لئے جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدہ کے مطابق فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا چندہ ادا نہیں کیا یہ ایک مسئلہ ہی بن گیا ہے۔ اور مَیں نے ان لوگوں کو نصیحت کرنی تھی۔ تیسرے مَیں بہت لمبا خطبہ دے بھی نہیں سکتا یعنی ڈیڑھ دو گھنٹے کا خطبہ کیونکہ میری صحت ابھی ٹھیک نہیں ہے۔ اور اس لئے بھی کہ اس گرمی میں آپ کی طبیعت کا خیال بھی رکھنا چاہیئے۔ یہاں جوان بھی بیٹھے ہیں، ہمّت والے بھی بیٹھے ہیں، صحت مند بھی ہیں لیکن بوڑھے بھی ہیں اور کچھ میرے جیسے نیم مریض بھی ہیں، کچھ ہماری کمزور بہنیں بھی ہیں، ان سب کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ویسے تو گرمیوں میں اس خطبہ سے بھی چھوٹا خطبہ ہونا چاہیئے جتنا آج مَیں نے دیا ہے یعنی ۲۰ - ۲۵ منٹ کے قریب۔ سو مَیں اسی پر خطبہ ختم کرتا ہوں۔ دوست اس یقین کے ساتھ کہ شفا خدا کے ہاتھ میں ہے

میری صحت کے لئے دعا کریں

اپنی صحت کے لئے بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ صحت مند رکھے۔ بیماری سے شفا بھی وہی دیتا ہے۔ صحت پر قائم بھی وہی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور اپنی رحمت کا وارث بنائے۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا یہ آخری سال ہے۔ کوئی شخص اس دھوکہ میں نہ رہے کہ اس سال اگر سُستی دکھائی تو آئندہ سال اس سُستی کو دُور کر دیں گے کیونکہ آئندہ سال اغلب یہ ہے کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی وصولی کا سال نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کہ کسی اور تحریک کی وصولی کا سال بن جائے۔ یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ خصوصاً غیر ممالک میں جو ہمارے مبلّغ اور عہدیدار (مقامی جماعت) کے ہیں ان کو بار بار جماعت کے سامنے یہ بات لانی چاہیئے کہ

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

کے اس تیسرے اور آخری سال میں اپنے وعدوں کو پورا کرے۔ بیرونی ممالک کی جماعتوں نے اس مد میں جو چندے دئے ہیں وہ انہی ممالک میں ہی ہیں اس لئے کہ بہت سے ممالک ایسے ہیں جو اپنے ملک کا روپیہ دوسرے ملک میں جانے نہیں دیتے۔ اس لئے بہرحال وہ روپیہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے کسی منصوبہ کے ماتحت ان ملکوں میں ہی خرچ ہوگا، اشاعتِ اسلام کے لئے، قرآن کریم کے تراجم کے لئے وغیرہ وغیرہ۔ (بہت سے کام کرنے والے ہیں) اور جہاں ممالک روپیہ باہر جانے کی اجازت دیتے ہیں وہاں ہم نہیں چاہتے کہ روپیہ یہاں آئے اس لئے ہمارے اپنے ملک میں بھی حالات ایسے نہیں کہ روپیہ زیادہ مقدار میں باہر بھجوایا جا سکے۔ ویسے اس سال اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے کہ گندم بڑی اچھی ہوگئی ہے لیکن جو غیر ملکی روپیہ ہم کماتے ہیں اور جس کو فارن ایکسچینج (Foreign Exchange) کہتے ہیں اس پر ملکی ضروریات کی وجہ سے بڑا بار رہتا ہے اس لئے ہمیں فارن ایکسچینج کی بہت تھوڑی رقم مل سکتی ہے اور یہ رقم پیسے دے کر ملتی ہے یہ نہیں کہ گورنمنٹ عطیہ دیتی ہے بلکہ ہم لاکھ روپیہ دیتے ہیں اور وہ لاکھ روپیہ فارن ایکسچینج کی شکل میں ہمیں دے دیتے ہیں لیکن فارن ایکسچینج پر بھی اتنے دباؤ اور

پریشر (Pressure) ہیں کہ وہاں سے ہمیں زیادہ روپیہ نہیں مل سکتا۔ اس لئے جن ممالک سے غیر ملکوں میں روپیہ باہر جا سکتا ہے وہاں

ہماری ریزرو رقم رہنی چاہیئے

تاکہ اگر کسی جگہ غلبۂ اسلام کے سامان پیدا ہوں تو یہ نہ ہو کہ ہم سے مطالبہ ہو کہ آدمی بھیجو، کتابیں بھیجو، بدمذہب اور دہریہ اور عیسائی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے اسلام کی طرف مائل ہیں اور باتیں سن رہے ہیں۔ اور حالات ایسے ہیں کہ اسلام یہاں پھیل جائے گا لیکن ہم انہیں کہیں کہ ہمارے پاس تو پیسہ نہیں۔ اگر ایسا ہو تو یہ انتہائی محرومی اور تکلیف کا باعث اور ڈوب مرنے کا مقام ہوگا۔ غرض ہمارا روپیہ ان ممالک میں ریزرو رہے گا اور اس وقت غیر ممالک میں روپیہ ریزرو رہنا جو بوقتِ ضرورت کام آئے بہت ضروری ہے کیونکہ

دُنیا کے حالات بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں

ایسے ممالک جو آج بظاہر بڑے امیر معلوم ہوتے ہیں اور ان کی کرنسی پر کوئی پابندی نہیں دیکھتے ہی دیکھتے ان میں ایک انقلاب آتا ہے اور اگلے دن کرنسی پر پابندیاں لگ جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں عقل اور فراست دی ہے۔ جب اللہ تعالےٰ اپنی کسی حکمتِ کاملہ کے نتیجہ میں ہماری اس دُنیا میں اس زمانہ میں ایسے حالات پیدا کر دے تو وہ اپنے بندوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے اور زمانہ کے جو چیلنج ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں اور

غلبۂ اسلام کے لئے ہر ممکن تدبیر

وہ کرتے رہیں۔ یہ تو نہیں کہ پھولوں کی سیج پر ہم لیٹے رہیں اور پھر بھی ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ دُنیا جس کو دُکھ کہتی ہے مومن اُسے دُکھ نہیں سمجھتا۔ لیکن دُنیا جسے دُکھ کہتی ہے، دُنیا جسے تکلیف سمجھتی ہے، دُنیا جسے مفلسی قرار دیتی ہے، دُنیا جسے بیکسی کا نام دیتی ہے، ان ساری چیزوں میں سے ہم نے گذرنا ہے۔ ہم انہیں رضاء الٰہی کے حصول کی خاطر کوئی چیز نہیں سمجھتے جس کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہو جس نے اپنے رب کی اُنگلی پکڑی ہوئی ہو، وہ اگر ایک سال کا بچّہ بھی ہے اور اس کے دماغ میں سمجھ ہے تو وہ یہ کہے گا کہ میں کچھ بھی نہیں۔ ایک سال کے بچّے میں کیا طاقت ہوتی ہے، نہ علم نہ عقل اور نہ تجربہ کچھ بھی نہیں ہوتا، نہ اس میں جسمانی طاقت ہوتی ہے لیکن وہ ایک غریب اور ناکارہ اور مفلس اور کم مایہ ماں کی انگلی پکڑے تو اس کی گردن تن جاتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اب مجھے دُنیا کی کوئی طاقت کچھ نہیں کہہ سکتی۔ اس کا یہ خیال تو بچپنے کا ہوتا ہے لیکن ایک مومن جب واقعہ میں اپنے رب کی انگلی پکڑ لیتا ہے اور اپنے وجود پہ ایک فنا وارد کر لیتا ہے اور خدا کو کہتا ہے مجھ میں ایک کمزور کم عمر بچّہ جتنی بھی طاقت نہیں تُو ہی میرا سب کچھ کر اور پھر پیار سے وہ اس کی انگلی پکڑ لیتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ

خدا بڑا ہی طاقت ور ہے

اس کی محبت اور اس کی قدرت کے وہ جلوے دیکھتا ہے ہم نے اللہ تعالےٰ سے علم حاصل کر کے علم کو پھیلانا ہے، اللہ سے معرفت حاصل کر کے خدا کی معرفت دُنیا میں قائم کرنی ہے، اللہ تعالےٰ کے فضل سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت اپنے دلوں میں پیدا کرنے کے بعد دُنیا کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت پیدا کرنی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے عقل لینی ہے۔ فراست لینی ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارا امتحان لیتا ہے، اخلاص کا بھی، فراست کا بھی۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جتنی فراست مومن کی ہے کسی اَور شخص کی نہیں ہوتی کیونکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ

مومن کی فراست

سے بچتے رہا کرو، ڈرتے رہا کرو لیکن کسی اَور امّت کے متعلق یہ نہیں کہا۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مومن کی فراست کے مقابلہ میں کسی اَور کی فراست نہیں ہے۔ غرض چونکہ مومن کو خدا تعالےٰ نے اتنی فراست دی ہے اس لئے آپ کو ساری دنیا کے حالات سوچتے رہنا چاہیئے۔ مَیں بھی سوچتا ہوں اور غلبۂ اسلام کے لئے ہم نے ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ اور دس سال بعد جو واقعات ہونے والے ہیں یا بیس سال بعد جو واقعات ہونے والے ہیں۔ اور جس طرف زمانہ کا رُخ ہے اس کے متعلق ہمیں سوچتے رہنا چاہیئے۔

دعاؤں کے نتیجہ میں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت سی باتیں مومن کی فراست بھانپ لیتی ہے اور اس کے لئے تیاری کرتی ہے۔ غرض غیر ممالک میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا وعدہ اس سال ضرور پورا ہو جانا چاہیئے اور اس کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمّہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سالانہ اجتماع خدّام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ سابقہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء (مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء) ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین سے التماس ہے کہ

۱۔ تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع دیں۔
۲۔ خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔
۳۔ خدام کو اجتماع پر ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے ابھی سے تیار کرنا شروع کریں۔

مختلف امور سے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم ایم ایس اختر کو چند روز سے بازو میں درد کی تکلیف ہے اور اکثر بخار بھی ہو جاتا ہے۔

احباب جماعت سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد دفتر الفضل)

احادیث النبیؐ

112

توبہ واستغفار کی اہمیّت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ وَإِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهٗ ذَنْبٌ ثُمَّ تَلَا - اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عَلَامَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ النَّدَامَةُ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالےٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کرسکتے اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی علامتِ توبہ ہے۔

(۲)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَآئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَآئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَآئِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَآءَ تَآئِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقَالَتْ مَلَآئِكَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ، اَيْ حَكَمًا" فَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ، فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَآئِكَةُ الرَّحْمَةِ"

(بخاری کتاب الانبیاء ج ۲ ص ۴۹۳)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے آخر اس کے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تاکہ وہ اس سے اس گناہ سے توبہ کرنے کے بارہ میں پوچھے۔ اُسے ایک تارک الدنیا عابد زاہد کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ اس نے کہا ایسے آدمی کی توبہ کیسے قبول ہوسکتی ہے اور اتنے بڑے گناہ کس طرح معاف ہوسکتے ہیں۔ اس پر اس نے اس کو بھی قتل کردیا۔ اس طرح پورے سَو قتل ہوگئے۔ پھر اسے اور ندامت ہوئی اور اس نے کسی اور بڑے عالم کے متعلق پوچھا۔ اُسے ایک بڑے عالم کا پتہ بتایا گیا وہ اس کے پاس آیا اور کہا مَیں نے سَو قتل کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ ہاں کیوں نہیں۔ توبہ کا دروازہ کیسے بند ہوسکتا ہے اور توبہ کرنے والے اور اس کی توبہ کے قبول ہونے کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے۔ تم فلاں علاقے میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مشغول ہوں گے اور دین کے کام کر رہے ہوں گے تم بھی ان کے ساتھ اس نیک کام میں شریک ہوجاؤ اور ان کی مدد کرو۔ نیز اپنے اس علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ یہ بُرا اور فتنہ خیز علاقہ ہے چنانچہ وہ اس سمت چل پڑا۔ لیکن ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اُسے موت نے آلیا۔ تب اس کے بارہ میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس شخص نے توبہ کرلی ہے اور اپنے دل سے اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوا ہے اس لئے ہم اسے جنّت میں لے جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے کہتے اس نے کوئی نیک کام نہیں کیا۔ یہ کیسے بخشا جاسکتا ہے۔ اس اثنا میں ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا۔ اس کو انہوں نے اپنا ثالث مقرر کرلیا۔ اس نے دونوں کی باتیں سُنکر کہا جس علاقے سے یہ آرہا ہے اور جس کی طرف جارہا ہے ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو اس میں سے جس علاقے سے وہ زیادہ قریب ہے وہ اسی علاقے کا شمار ہوگا۔ پس انہوں نے فاصلہ کو ناپا تو اس علاقے کے زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ جارہا تھا۔ اس پر رحمت کے فرشتے اسے جنّت کی طرف لے گئے۔

آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھنے کا طریقہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی رُوح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی قوم کے ہر بچّے کو نماز کی عادت ڈالے۔"

(الفضل ۲۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء)

حضورؓ کے اس ارشاد کی روشنی میں مجلس اطفال الاحمدیہ کے تمام عہدیداران کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی رکھیں کہ ان کے ہاں کے سب اطفال باقاعدگی سے نماز ادا کرتے ہیں اور جو اطفال اس سلسلہ میں سُست نظر آئیں ان کی اصلاح کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے مناسب کوشش فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ماہِ وفا ۱۳۴۷ ہش کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہِ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ ر ظہور ۱۳۴۷ ہش تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینجر الفضل ربوہ)

حقائق و نکات

احساس ذمہ داری

دُنیا میں جو لوگ اپنے اپنے احاطہ اقتدار میں جو کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں ان میں آپ دیکھیں گے کہ ایک چیز مشترک ہے اور وہ ہے احساس ذمہ داری۔ کوئی نبی کوئی مصلح کوئی کسی تحریک کا بانی یا کوئی حکومت کا یا نجی ادارے کا کارکن۔ کوئی تاجر الغرض کوئی بھی کسی کام کرنے کا ذمہ دار شخص کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اس میں کام کی لگن اور احساس ذمہ داری نہ ہو۔ یہ ذمہ داری خواہ فطری طور پر کسی پر پڑتی ہو یا کسی قانون یا قواعد کے رو سے پڑتی ہو جب تک اس کے پورے کرنے والے کو سچا احساس ذمہ داری نہ ہو اور وہ یہ محسوس نہ کرتا ہو کہ اگر اس نے یہ کام نہ کیا تو وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہا ہوگا اس وقت تک نہ تو وہ کام خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکتا ہے اور نہ کرنے والا بری الذمہ ٹھہرایا جا سکتا ہے

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے یہ ذمہ داری فطری بھی ہوتی ہے اور کسی قانون کی رو سے بھی ہوتی ہے۔ اگر لگن یا ذمہ داری کا احساس انسان کے خلوص دل دیانتداری اور محنت و مشقت کے جذبہ ہی سے پیدا ہو سکتا ہے اس طرح جو شخص اپنی ذمہ داری کو نہیں نبھاتا وہ قطعاً دیانتدار نہیں ہو سکتا خواہ وہ بظاہر کتنا ہی نیک دل اور اعمالِ صالحہ بجالانے میں چست و چالاک کیوں نہ ہو۔

احساس ذمہ داری انبیاء علیہم السلام میں سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت ہی میں یہ احساس ذمہ داری ودیعت کیا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اولوالعزم کہلاتے ہیں اور جو کام اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کیا ہوتا ہے وہ اس کی سرانجام دہی میں سردھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔

اسیطرح انبیاء علیہم السلام کے خلفاء میں بھی اللہ تعالیٰ یہ جوہر ذمہ فطرتاً ودیعت کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جن لوگوں نے آپ کی مصروفیات کا تجربہ نہیں کیا وہ نہیں سمجھ سکتے کہ آپ کو اپنی ذمہ داری کا کتنا احساس تھا۔ آج ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ بے شک خلافت کے مقام پر متمکن ہونے سے پہلے بھی آپ کی زندگی احساس ذمہ داری کا نمونہ تھی چنانچہ آپ ہی نے خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کو مضبوط اور ٹھوس بنیادوں پر قائم کیا اور آپ کی دیگر گوناگوں مصروفیات اس بات کی گواہ ہیں کہ آپ میں پیدائشی طور پر احساس ذمہ داری ہے تاہم جب سے آپ نے خلافت کی باگ ڈور ہاتھ میں لی ہے حق یہ ہے کہ آپ احساس ذمہ داری کا ایک چلتا پھرتا پیکر بن گئے ہیں۔۔۔ یہی وہ وجود ہیں جن کے متعلق پوری شان سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، کھاتے پیتے الغرض کسی حال میں ہوں وہ کبھی اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہوتے اور ہوں بھی کیسے۔ جب اللہ تعالیٰ ہر وقت ان کے سامنے رہتا ہے۔

اس سے اندازہ لگا لیجیے کہ ایک جماعت کے افراد جن کا دعوےٰ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احیائے اسلام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں ان کو ذمہ داری کا احساس کتنا ہونا چاہیئے۔ خاص کر جماعتی کام کے سلسلہ میں کارکنوں کا احساس ذمہ داری کیسا ہونا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء اور صحابہ کرام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کو اپنی مشعل راہ بنائیں اور جو کام ہمارے سپرد کیا جائے اس کو پوری ذمہ داری سے سرانجام دیں ورنہ بے دلی سے کام کرنے سے ہم کبھی منزل پر نہیں پہنچ سکیں گے، وما توفیقنا الا باللہ۔

تاریخِ اسلام

اوّلیات

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زندگی کے مختلف شعبوں میں بہت سی نئی نئی باتیں ایجاد کیں جو تاریخ میں اوّلیات کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی فہرست یہ ہے:۔

۱۔ بیت المال یا خزانہ قائم کیا
۲۔ سن ہجری قائم کیا
۳۔ عدالتیں بنائیں اور قاضی مقرر کئے
۴۔ امیرالمومنین کا لقب اختیار کیا۔
۵۔ فوجی دفتر قائم کیا
۶۔ مالی دفتر ترتیب دیا
۷۔ رضاکاروں کی تنخواہیں مقرر کیں
۸۔ پیمائش کا قاعدہ جاری کیا۔
۹۔ مردم شماری کرائی
۱۰۔ نہریں کھدوائیں۔
۱۱۔ شہر آباد کرائے
۱۲۔ ممالک مقبوضہ کو صوبوں میں تقسیم کیا
۱۳۔ حربی تاجروں کو ملک میں آنے اور تجارت کرنے کی اجازت دی۔
۱۴۔ دُرّے کا استعمال کیا
۱۵۔ جیل خانہ قائم کیا۔
۱۶۔ پولیس کا محکمہ قائم کیا
۱۷۔ رات کو گشت کر کے رعایا کا حال معلوم کرنے کا طریقہ نکالا۔
۱۸۔ پرچہ نویس مقرر کئے۔
۱۹۔ راستے اور مسافروں کے لئے کنوئیں اور سرائیں بنوائیں۔
۲۰۔ نادار عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر کئے۔
۲۱۔ عشور یعنی دہ یکی مقرر کی
۲۲۔ دریائی پیداوار پر محصول لگایا
۲۳۔ فوجی چھاؤنیاں قائم کیں
۲۴۔ گھوڑوں کی نسل میں اصیل وغیرہ کی تمیز قائم کی
۲۵۔ تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی۔
۲۶۔ راستے میں پڑے ہوئے بچوں کی پرورش کے لئے روزینے مقرر کئے۔
۲۷۔ مدرسے کھولے
۲۸۔ معلموں کی تنخواہیں مقرر کیں۔
۲۹۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے باصرار قرآن حکیم مدوّن کرایا۔
۳۰۔ قیاس کا اصول وضع کیا
۳۱۔ فرائض میں عول کا مسئلہ ایجاد کیا۔
۳۲۔ فجر کی اذان میں اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کا جملہ بڑھایا۔
۳۳۔ تراویح کی نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام کیا۔
۳۴۔ جنازے کی نماز میں چار تکبیروں پر اجماع کرایا۔
۳۵۔ ایک ہی دفعہ دی ہوئی تین طلاقوں کو بائن ٹھہرایا۔
۳۶۔ شراب کی حد اسی کوڑے مقرر کی۔
۳۷۔ بنی تغلب کے عیسائیوں پر جزیے کے بجائے زکوٰۃ مقرر کی۔
۳۸۔ وقف کا طریق ایجاد کیا۔
۳۹۔ مسجدوں میں وعظ کا طریقہ ایجاد کیا۔
۴۰۔ اماموں اور موذنوں کے مشاہرے مقرر فرمائے۔
۴۱۔ مسجدوں میں روشنی کا اہتمام کیا۔
۴۲۔ ہجوگر کے لئے سزا مقرر کی۔
۴۳۔ غزلوں میں عورتوں کے نام لینے کی ممانعت کی

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارھویں جماعت میں نئے داخلے کے لئے پانچ پانچ دن کے ٹیسٹ ۱۵ اگست اور ۹ ستمبر سے انٹرویو لیا جائے گا۔ تمام درخواستیں کالج کے فارم پر معہ ضروری سرٹیفکیٹس اور دو عدد فوٹو کے دفتر کالج میں ۱۵ اگست سے قبل پہنچ جانی چاہئیں۔ تھرڈ ڈویژن والے سائنس کے مضامین نہیں لے سکیں گے۔ سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن والے طلباء کو سائنس یا آرٹس میں ٹیسٹ لے کر داخل کیا جائیگا۔ فرسٹ ڈویژن والے طلباء بغیر کسی ٹیسٹ کے داخل کئے جائیں گے۔ ٹیسٹ ۱۸ اگست اور ۱۲ ستمبر کو صبح دس بجے ہوگا۔ مستحق طلباء کو فیس وغیرہ کی مراعات دی جائیں گی۔ بالخصوص بہ فی صد سے بیکر گورنمنٹ سکالرشپ کی حد تک نمبر لینے والوں کو پوری فیس کی رعایت دی جائیگی۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

"تمام بھلائیاں قرآن کریم میں ہیں"

(مکرم ملک رفیق احمد صاحب ربوہ)

جب پہلی شریعتیں خراب ہوگئیں یا ضائع ہوگئیں اور دنیا کے حالات اس امر کا تقاضا کرنے لگے کہ کوئی ایسی شریعت آئے جس کے نہ خراب ہونے کا اندیشہ ہو نہ ضائع ہونے کا خطرہ ہو اور جس میں یہ خوبی ہو کہ ہر نئی ضرورت پیدا ہونے پر مکمل ہدایت دینے والی ہو تو اس وقت نوع انسان کی ہمدردی کے لئے قرآن مجید جیسی مکمل اور اکمل کتاب علیم و خبیر خدا تعالےٰ نے حضرت رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی۔ اور فرمایا فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ "یہ پاکیزہ صحیفہ ہے اور اس میں ہمیشہ قائم رہنے والے احکام ہیں اور یہ ایک خزانہ ہے جس میں سے قیمتی جواہرات اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہیں۔ اس میں وہ صفات ہیں کہ ان کی موجودگی میں کسی جدید شریعت کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

ہر قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں اگر ہم دینی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں تو صرف قرآن مجید کے ذریعہ سے اگر دنیوی ترقیات مل سکتی ہیں تو قرآن کریم کے معارف اور حقائق سے بہرہ ور ہو کر قرآن کریم ایک ایسا ہتھیار ہے کہ جب اس کو استعمال کر کے دلوں کو صیقل کیا جاتا ہے تو دل ایسے صاف ہو جاتے ہیں کہ انسان پر علوم کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے جو کسی کے بند کرنے سے بند نہیں ہو سکتا

عربی سیکھنا ضروری ہے

ہماری پیاری کتاب عربی زبان میں ہے۔ یہ وہ خط ہے جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بھجوایا ہے (کتاب کے ایک معانی خط کے بھی ہیں) اس خط کا پڑھنا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ اس کے پڑھے بغیر ہم اپنے پیدا کرنے والے کی مرضی کو سمجھ ہی نہیں سکتے لیکن وہ خط جو اس وقت تک ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا جب تک ہم اُس کی زبان کو سمجھنے کے قابل نہ ہوں۔ اور اس کی زبان ہم اس وقت سمجھنے کے قابل نہیں ہو سکتے جب تک ہم عربی سیکھنے کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ ہمیں یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ ہماری ترقیات قرآن مجید سے وابستہ ہیں۔ ہم اُس وقت تک خدا تعالےٰ کی نگاہ میں مقرب نہیں ہو سکتے جب تک ہم قرآن کو عزت نہ دیں گے اور ہم قرآن مجید کی صحیح قدر اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہم اس کو سمجھنے کے قابل نہ ہوں قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ٥

یعنی کیا ایک عالم اور ایک جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے علم حاصل کرنے کی طرف ہمیں متوجہ کیا ہے۔ علم حاصل کرنے کے نتیجہ میں انسان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور وہ اللہ تعالےٰ کے احکام کو سمجھ کر ان پر عمل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ

کہ ایک عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میں تم میں سے ادنیٰ پر فضیلت رکھتا ہوں۔ اس قاعدہ سے عالم کی فضیلت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنے کی اتنی تلقین کی ہے کہ آپ نے فرمایا علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خواہ تمہیں کتنے ہی مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑے اور تمہیں کتنی ہی سفر کی صعوبتیں ہوں۔ لیکن علم کرنے کی بہرحال کوشش کرو کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے۔

113

قرآن مجید علوم کا منبع ہے

قرآن مجید وہ منبع ہے جس میں سے علوم کے دریا پھوٹتے ہیں پہلوں نے اس حقیقت کو سمجھا اور وہ دنیا کے استاد بن گئے۔ وہ گمراہی اور عصیاں کی زندگی گذار رہے تھے کہ انہیں اس چشمہ کا علم ہو گیا وہ پیاسوں کی طرح اس کی طرف لپکے اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق بہرہ ور ہوئے یہ وہی کتاب ہے کہ ہم اس سے واقف ہو جائیں تو اس دنیا میں بھی سکھ پا سکتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی آرام سے رہ سکتے ہیں قرآن مجید میں وہ حکمت اور معرفت ہے کہ اگر ہم اس پر غور کریں تو اس کی ایک ایک زیر اور زبر میں علوم کے خزانے پوشیدہ ہیں۔ بظاہر ایک لفظ ہوتا ہے۔ لیکن وہ بڑے بڑے مضامین ادا کرتا ہے قرآن مجید ایسی کتاب ہے جو ہمیں ماضی کے حالات کے ساتھ ساتھ مستقبل کی خبریں بتاتی ہیں اور اس میں اتنی لذت ہے کہ وہ انسان جو اس کے معانی کو سمجھتا بھی نہیں وہ بھی اس کی تلاوت میں سرور اور لذت محسوس کرتا ہے اور اس میں خدا تعالےٰ تک پہنچنے کی ہمیں راہیں بتائی گئی ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اگر تم اس طرح کرو گے تو اپنے محبوب حقیقی کو پا لو گے اور اگر ان راہوں کو اختیار کرو گے تو شیطان کے دوست بن جاؤ گے۔

اوّل: علم حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مرکزی تحریکات میں حصہ لیا جائے۔ وہ تربیتی کلاسیں جن کا اہتمام مرکز محض اسلئے کرتا ہے کہ علم قرآن پھیلے۔ ایسے اجتماعات کے مواقع کو ضائع نہ کیا جائے اور شریک ہو کر دوسروں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

دوم: یہ کہ قرآن مجید کے پارے جن میں لفظی ترجمہ ہے غور سے پڑھے جائیں اور اسباق کو حفظ کیا جائے۔

سوم:۔ مختلف ٹریکٹ جو ہمارے سلسلہ کی طرف سے مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہتے ہیں ان کو غور سے پڑھا جائے۔ اور ضروری مسائل کو حفظ کر لیا جائے۔

دہریت کے پھیلنے کی وجہ

اس زمانہ میں دہریت کے پھیلنے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگ قرآن کے علوم سے ناواقف ہیں اور اسی سبب سے لوگ اسلام کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب میں داخل ہوتے ہیں۔ اگر وہ تعلیم القرآن کو حقیقت میں جانتے تو کبھی گمراہ نہ ہوتے ان اگر ان کو صحیح تعلیم سے واقف کر دیا جاتے تو وہ سچے مسلمان بن سکتے ہیں۔ اس وقت ان حالات میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم قرآن مجید کو سمجھنے کے دن رات کوشش کریں اور بہتر وہ شخص ہے جو دوسروں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتا ہے اگر ہم قرآن مجید کی تعلیم سیکھنے اور سکھانے کی طرف متوجہ ہوں گے تو ہم اسلام کی قدر و قیمت کو جاننے والے ہوں گے ہمارا فرض ہے کہ اس بیش بہا قیمتی ہیرے کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اور اس کے لئے انتہائی کوشش کریں۔ اگر ہم نے پوری کوشش کی۔ تو خدا تعالےٰ ہمارا حامی و ناصر ہوگا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"اگر تم اس کام کے لئے کوشش کرو گے۔

تو خدا تعالےٰ تمہاری ہمتوں میں برکت دیگا

اور جو کوئی اس کام میں اپنا کچھ وقت لگائیگا

خدا تعالےٰ پہلے سے کم وقت میں اس کا

کام کر دے گا۔

(انوار خلافت)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر مثل لکھے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۹۳۸۹

میں حبیب بیگم زوجہ شیخ محمد حسن صاحب احمدی قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر -/۱۰۰۰ وصول کرکے زیور بنا لئے تھے

۲۔ زیورات مالیتی -/۱۲۵۰ روپے

۳۔ سیونگ سرٹیفکیٹ -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول -/۲۰ روپے

الامۃ :۔ حبیب بیگم اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب احمدی ۱۰ منوہر سٹریٹ لاہور۔

گواہ شد :۔ محمد حسن خاوند موصیہ ۱۲-۲-۶۸

گواہ شد :۔ حمید اسلم قریشی ولد مولوی ظہور الدین لاہور۔

مثل نمبر ۱۹۳۸۸

میں شیخ محمد حسن احمدی ولد شیخ محمد حسین صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ پنشنر عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۱۷ء ساکن لاہور۔ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/۱۰۷۵۰ روپے

۲۔ ایک مکان ۱/۲ واقع لاہور مالیتی ۱۶۸۰۰ روپے

۳۔ ایک کنال سفید زمین واقع دارالرحمت مالیتی -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۲۹۲ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول -/۲۰ روپے

العبد :۔ محمد حسن ۱۸ منوہر سٹریٹ نکلسن روڈ لاہور۔

گواہ شد :۔ شیخ نوید احمد ولد شیخ عبد الواحد ۴۲ فلیمنگ روڈ لاہور

گواہ شد :۔ حمید اسلم قریشی ولد مولوی ظہور الدین لاہور ۱۳-۲-۶۸

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ، سیٹ بستہ فرشی دریاں کھیس تولئے جائے نماز تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

development target

ہمارا مطمح نظر — ترقیاتی منصوبے

آپ بھی شرکت کیجئے

نیا قرضہ

۵½ فیصد قرضہ ۱۹۸۵ء جاری تا اطلاع ثانی

قیمت اجراء :۔

(ا) ۲۷ جولائی تا ۳ اگست ۱۹۶۸ء ۰۰ء۱۰۰ روپے (ب) ۵ اگست تا ۱۰ اگست ۱۹۶۸ء ۱۱ء۱۰۰ روپے

اور بعد ازیں ہر ہفتے گیارہ پیسے فی صد روپے اضافے کے ساتھ تا اطلاع ثانی۔

تاریخ ادائیگی .... ۲۷ جولائی ۱۹۸۵ء

قرضے کی درخواستیں :

(۱) قرضے کی درخواستیں سو روپے یا سو سے تقسیم ہونے والی رقوم کے لئے ہونی چاہئیں۔

(۲) درخواستیں مقررہ فارم پر دی جائیں اور ان میں قرضے کا نام، کل رقم، تمسکات کی اقسام جو درکار ہوں، درخواست کنندہ کا پورا نام اور پتہ، نیز اس پبلک ڈٹ آفس، ٹریژری یا سب ٹریژری کا نام بھی درج ہو جہاں درخواست کنندہ کو منافع کی ادائیگی مطلوب ہو۔

درخواستیں اِن جگہوں پر وصول کی جائیں گی۔

(ا) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر واقع کراچی، لاہور، راولپنڈی پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چٹاگانگ، کھلنا اور بوگرا۔

(ب) جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر موجود نہ ہو وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں اور

(ج) جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخ موجود نہ ہو وہاں سرکاری خزانہ۔

جاری کردہ :۔ وزارت مالیات حکومتِ پاکستان

NATIONAL 8921

۵۴۶

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھمدرد وسوال (جواب بھرا) **مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق** (رجسٹرڈ) **ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰/- روپے**

۱۱۸

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ منیجر

درخواست دعا

میرے ایک دوست جو کہ جماعت سے تو تعلق نہیں رکھتے لیکن نیک مخلص اور دیانتدار ہیں آج کل کاروبار نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں اور مقروض بھی ہیں۔ لوگوں کے ہمدرد اور کام آنے والے ہیں انہوں نے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مالی حالت ٹھیک کرے اور کاروبار میں برکت دے اور اسکی پریشانیاں دور فرما دے۔ آمین
(سیکرٹری زراعت جماعت احمدیہ حافظ آباد)

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا ماہنامہ

الفرقان ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ۔ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جسکے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ہیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (منیجر الفرقان)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء ڈاکٹر رؤساء اور امراء اور بڑے بڑے بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور نگاہوں کو مجسم بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اسکا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۲۰/- روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج مکمل کورس ۳/- روپے

اور یہ ملنے کا پتہ **شفاخانہ رفیق حیات** رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

نصرت ریڈیو آرٹنگ پیپیڈ جس پر

الیس اللہ بکاف عبدہ

چھپا ہوا ہے
ملنے کا پتہ
نصرت آرٹ پریس ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف ۲/- منیجنگ ایڈیٹر

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹس کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ منیجر

کیا آپ بیرون پاکستان جا رہے ہیں
آپ کسی بھی غرض کے لئے پاکستان سے باہر جا رہے ہوں سٹیٹ بنک کی اجازت، سیٹ بکنگ، حصول پاسپورٹ اور ویزا کے لئے صحیح مشورہ دینے کیلئے ہم حاضر ہیں خود ملیں یا بذریعہ خط و کتابت مشورہ طلب کریں
ایمبیسیڈر ٹریول سروس لمیٹڈ
۲/۱ نابھہ روڈ بالمقابل کسٹم ہاؤس لاہور ویسٹ پاکستان

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی
اور
صحت کے لئے بہترین سرمہ
خارش پانی بہنا۔ دھند۔ ناخنہ پھلی وغیرہ امراض کا بہترین علاج متعدد جڑی بوٹی کا بنا ہوا۔ جوہر جو بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ہے۔
قیمتی فی شیشی سوا روپیہ
تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۲۸

چنبل

الحمد اور پاؤں پر سالہا سال کے چنبل کو ان شاء اللہ چند دنوں میں مکمل آرام گھر بیٹھے مفت علاج کرائیے

ٹانگوں کا فالج

بخار کے بعد اگر ٹانگوں کا فالج ہو جانے سے مریض چل پھر نہ سکتا ہو تو ایسی حالت میں گھر بیٹھے مفت علاج کرائیے انشاء اللہ چند ہفتوں تک مریض مکمل شفایاب ہو جائیگا
ماہر فن ڈاکٹر عبدالقادر خان اختر نظامی نبیڈی۔ (انونسہ) ڈسٹرکٹ ڈی۔ جی خان ویسٹ پاکستان

مہناس الیکٹرک ورکس

(۱) موٹر آرمیچر وائینڈنگ۔ صفائی مرمت
(۲) پنکھوں کی وائنڈنگ صفائی وغیرہ کی جاتی ہے
(۳) ٹیوب ویل کی فٹنگ۔ مرمت صفائی نیز
(۴) استریاں ہیٹر۔ بجلی کے چولہے وغیرہ مرمت کئے جاتے ہیں۔ بجلی کے ہر قسم کے کام کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
پروپرائٹر: محمد سمیع اللہ خان مہناس گوجرانوالہ ربوہ
مکان کا پتہ ۲۵۵ محلہ دارالرحمت شرقی متصل بیت العالی ...

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(منیجر)

رفیق صحت کارخانہ بدن کو ٹھیک کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے کثرت خون سے جسم خوش رنگ سرخ و سفید اور جلد ملائم چہرہ شگفتہ اور اعصاب مضبوط ہو جاتے ہیں۔ کمزوریاں بھی تحلیل ہو جاتی ہیں۔ ۴۰ گولی ۱/- روپے
دماغی کورس دماغی خرابی (جنون، دیوانگی) والوں کے لئے مجرب کورس قیمت ۲۰/- احمدیہ دواخانہ متصل ٹی۔ آئی ہائر سکول ربوہ

وندانسازوں کیلئے خوشخبری

مندرجہ ذیل سامان اگست ۱۹۶۴ء کے پہلے ہفتہ میں آ رہا ہے۔ لاہور کے بھاؤ سے دس فیصد رعایت پر حاصل کرنے کے لئے اپنا آرڈر بھجوا دیجئے۔
۱۔ سٹینلس پوڈر اینڈ لیکوڈ ۲۔ کمپوزیشن
۳۔ کولڈ مولڈ سیل ۴۔ کریون سیمنٹ
۵۔ نیکسن شیڈ ولائتی ۶۔ موم
۷۔ کولڈ کیور ۸۔ سٹینلس سٹیل کی تار
۹۔ دانتوں کے لئے پوڈر سپلائی کرنے کے ساتھ ساتھ ڈینٹل سروس لگے گی۔ ...

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نام ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۴-۴۵	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۴۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۲۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۴-۰۰ بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۴-۱۵	۹-۳۰	۵-۴۵ بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں
محمد علی ظفر منیجر

حب اٹھرا (مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا) فی تولہ دو روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے **حکیم نظام جان** اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۵؍وفا تا ۳۱؍وفا ۱۳۴۷ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی اور حضور اہم دینی اور جماعتی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ویسے گزشتہ ماہ ہجرت (مئی) میں نقرس کے شدید حملہ کے بعد گردوں کے کچھ متأثر ہونے کے باعث حضور کو کسی قدر ضعف کی تکلیف چلی آرہی ہے جس میں بفضلہ تعالیٰ بتدریج افاقہ ہو رہا ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

(۲) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت تو بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے لیکن کبھی کبھی ضعف اور سردرد کی تکلیف کے باعث طبیعت ناساز ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

(۳) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ ہفتہ کے دوران نمازِ مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما ہو کر فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء سے خطاب کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضور نے اِن مجالسِ عرفان میں سورۃ الاحزاب کی آیت قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے سورۃ الاحزاب ہی کی متعدد دیگر آیات کی روشنی میں گیارہ ایسی راہوں کو وضاحت سے بیان فرمایا جن پر چلنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو کر اُس کی طرف سے گرفت اور سزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔ آئندہ کسی موقع پر حضور ان شاء اللہ تعالیٰ اِس پُر معارف تفسیر کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے ان راہوں کی وضاحت فرمائیں گے جن پر چلنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مورد بنتا ہے۔

(۴) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶؍ماہ وفا کو مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی حضور نے اُس روز جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن الفضل کے اسی شمارہ میں ہدیۂ قارئین کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ اوّل تا ۶)

(۵) ۲۵-۲۶؍وفا کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ نے فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء کو شرفِ ملاقات بخشا۔ ان مجالسِ عرفان میں جملہ طلباء کو علاقہ وار اپنے اپنے زعیم کے ہمراہ ایک خاص ترتیب سے بٹھایا گیا تھا۔ ہر علاقہ کے طلباء نے اپنے اپنے زعیم کی نگرانی میں باری باری حضور کی خدمت میں باریاب ہو کر مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور ہر طالب علم کو مصافحہ کا شرف عطا فرما کر ازراہِ شفقت گفتگو بھی فرماتے تھے۔ نماز مغرب کے بعد اِس خصوصی ملاقات کا سلسلہ دو دن تک جاری رہا۔

(۶) فضل عمر تعلیم القرآن کلاس جو یہاں یکم وفا سے شروع ہوئی تھی ایک ماہ تک جاری رہنے کے بعد بتوفیقِ الٰہی آئندہ سال پھر انعقاد پذیر ہونے کے لئے ۳۰؍وفا کی شام کو کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گئی۔ اُس روز چھ بجے شام دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں کلاس کی اختتامی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں حضور ایدہ اللہ نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرما کر کلاس کے مختلف امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلباء میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ پھر حضور نے طلباء سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں قرآنی نور سے حصہ لینے اور قرآنی ہدایات پر بدل و جان عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ امسال کلاس میں مختلف اضلاع کے ۲۱۶ طلباء اور ۲۴۸ طالبات نے حصہ لیا۔ اس طرح شرکت کرنے والے طلباء اور طالبات کی مجموعی تعداد ۴۶۴ رہی۔

(۷) افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری رحمت خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل و سابق امام مسجد لنڈن ۲۹-۳۰؍وفا ۱۳۴۷ہش کی درمیانی رات پونے بارہ بجے ربوہ میں وفات پا گئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر قریباً ستر سال تھی۔ ۳۰؍وفا کو بعد نماز عشاء حضور ایدہ اللہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

(۸) مبلغِ غانا مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد کو سیرالیون مشن کا انچارج مبلغ مقرر کیا گیا ہے چنانچہ آپ مع فیملی غانا سے سیرالیون پہنچ گئے ہیں۔ آپ مکرم مولوی عبدالشکور صاحب سے سیرالیون مشن کا چارج لیں گے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سیرالیون میں آپ کا قیام مبارک کرے اور بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(۹) مبلغِ اسپین مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر وہاں پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

ربوہ

ربوہ میں امیر مقامی اور امام الصّلوٰۃ کا تقرر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳۱؍وفا کو کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ اِس عرصہ کے لئے حضور نے ربوہ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کو امیر مقامی اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب کو امام الصّلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔

دعائے مغفرت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

نہایت افسوس کے ساتھ تحریر ہے کہ کابل میں ہمارے ایک بہت مخلص احمدی نوجوان عبدالشکور صوفی اور ان کی والدہ کا کار کے حادثہ میں انتقال ہو گیا ہے۔ مکرم عبدالشکور صاحب ہمارے سابق مبلغ صوفی عبدالغفور صاحب کے بھانجے تھے۔ اس حادثہ میں پراچہ فیملی کے اَور بہت سے افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ احباب مرحومین کے بلندیٔ درجات اور زخمیوں کے جلد شفایاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

کابل میں مرحوم اور ان کی والدہ کے جنازہ کا صحیح طور پر انتظام نہیں تھا لہٰذا احبابِ جماعت اپنی جگہوں پر غائبانہ نمازِ جنازہ ادا فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سرگودھا زون (سکولز) باسکٹ بال ٹیم کا انتخاب

سکولوں کی قومی باسکٹ بال چیمپئن شپ ۴؍اگست سے ایبٹ آباد میں منعقد ہو رہی ہے اس کے لئے سرگودھا زون باسکٹ بال ٹیم کا انتخاب آج یکم ظہور (اگست) ۴ بجے شام کالج کورٹس میں ہوگا۔ سکول کے جو طلباء اس انتخاب میں حصہ لینے کے خواہش مند ہوں وہ آج چار بجے کالج کی باسکٹ بال گراؤنڈ میں پہنچ جاویں۔

(لطیف احمد ایسوسی ایٹ سیکرٹری سرگودھا زون باسکٹ بال ایسوسی ایشن ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴